السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قرأت فاتحہ خلف الامام فرض ہے یا نہیں اور حدیث قرأت کی اصح واثبت ہے یا حدیث عدم قرأت کی۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرأت خلف الامام فرض ہے اور حدیث قرأت کی اعلیٰ درجہ کی صحیح وثابت ہے اور حدیث عدم قرأت کی ضعیف وغیر صحیح ہے، بلوغ المرام میں ہے، عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا صلوة لمن لم یقرأ ایام القرآن متفق علیہ وفی روایة لابن حبان والدارقطنی لاتجزیٔ صلوة لا یقرأ فیہا بفاتحة الکتاب۔ یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ جس نے نماز میں سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں اور ابن حبان اور دارقطنی کی روایت میں ہے کہ جس نماز سورة فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نماز کافی نہیں۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عام طور پر فرمادیا کہ جو شخص مقتدی ہو یا امام یا منفرد نماز میں سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ پس ثابت ہوا کہ ہر نمازی کے لیے سورت فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے اور یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ اس وجہ سے اعلیٰ درجہ کی صحیح ہے اور مقتدیوں کو خاص طور پر بھی سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے کو فرمادیا ہے چنانچہ ابوداود اور ترمذی وغیرہما میں عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے ک کچھ مت پڑھو، مگر سورت فاتحہ پڑھو، اس واسطے کہ جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں، یہ حدیث بھی صحیح ہے، بہت سے محدثین نے اس کے صحیح ہونے کی تصریح کی ہے۔

اور جتنی حدیثیں قرأت فاتحہ خلف الامام کی ممانعت میں پش کی جاتی ہیں ان میں جو حدیثیں صحیح ہیں، ان سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور جن سے ممانعت ثابت ہوتی ہے، وہ یا تو بالکل بے اصل ہیں یا ضعیف وناقابل احتجاج ہیں، علمائے حنفیہ میں سے صاحب تعلیق المجد نے اس کی تصریح کردی ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ لم یردفی حدیث مرفوع صحیح النہی عن قراء ة الفاتحة خلف الامام وکل ما ذکروہ مرفوعا فیہ اما لا اصل لہ واما لایصح (تعلیق المجد صفحہ 101) یعنی کسی حدیث مرفوع صحیح میں قرأت فاتحہ خلف امام کی ممانعت نہیں وارد ہوئی ہے۔ اور ممانعت کے بارے میں علمائے حنفیہ جتنی مرفوع حدیثیں بیان کرتے ہیں یا تووہ بے اصل ہیں یا صحیح نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ کوفہ والوں سے ایک قوم کے سوا باقی تمام لوگ قرأت فاتحہ خلف الامام کے قائل وفاعل ہیں، عبداللہ بن مبارک جو بہت بڑے محدث اور فقیہ ہیں، فرماتے ہیں۔ انا اقرأ خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفیین (جامع الترمذی صفحہ 59) یعنی میں امام کے پیچھے قرأت کرتا ہوں اور تمام لوگ امام کے پیچھے قرأت کرتے ہیں، مگر کوفہ والوں میں سے ایک قوم اور خود علمائے حنفیہ میں سے بعض لوگوں نے ہر نماز میں (سری ہو خواہ شہری) قرأت فاتحہ خلف امام کو مستحسن بتایا اور بعض لوگوں نے صرف نماز سری میں علامہ عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں: بعض اصحابنا یستحسنون ذلک علی سبیل الاحتیاط فی جمیع الصلوات و بعضہم فی السریة فقط وعلیہ فقہاء الحجاز والشام انتہی واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

[فتاوی نذیریہ]

جلد01